

# بیوی کے انتقال کے بعد مرد پر عدت واجب کیوں نہیں ہے؟

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-3123

تاریخ اجراء: 12 ربیع الثانی 1446ھ / 16 اکتوبر 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

### سوال

بیوی کے انتقال کے بعد مرد پر عدت واجب کیوں نہیں ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ شریعت مطہرہ میں جب کسی چیز کا حکم دیا جاتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ سماجی و معاشرتی فوائد و مصالح بھی ہوتے ہیں، خواہ ہمارے علم کی وہاں تک رسائی ہو یا نہ ہو، عدت بھی انہی شرعی احکام میں سے ایک ہے، جس کے پیچھے بہت ساری حکمتیں ہیں، جن میں سے بعض کو فقہائے اسلام اور اہل علم نے بیان کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ استبراء رحم ہو کہ شریعت مطہرہ نے نسل انسانی اور لوگوں کے حسب و نسب کو تحفظ دینے اور اسے شکوک و شبہات سے بچانے کا بہت اہتمام فرمایا ہے، چنانچہ اسی حکمت کے پیش نظر کہ نسب کا ثبوت ممکن ہو اور اس میں کوئی شبہ اور اختلاط پیدا نہ ہو یہ حکم دیا گیا کہ ہر عورت کا رحم اس کے سابق شوہر کے نطفے اور اس کے حمل سے پاک اور صاف ہو جائے اور کسی طرح کا کوئی اختلاط اور شبہ نہ ہو، یہ حکم دیا گیا کہ رحم کی صفائی کے لیے عدت ضروری ہے۔

اور چونکہ مرد کے لئے ایسا معاملہ نہیں ہے اس لئے اسے شریعت نے ایسا حکم بھی نہیں دیا۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ یہ محض ایک عقلی توجیہ ہے ورنہ اگر کوئی عقلی توجیہ نہ بھی ہو تب بھی جو شریعت نے حکم دیا ہے ہمیں اسی پر عمل کرنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَنكُم مِّنكُمْ وَيَذَرُونَ أَذْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ

أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مرے اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے: ”وقد ذكر سعيد بن المسيب، وأبو العالية وغيرهما، أن الحكمة في جعل عدة الوفاة أربعة أشهر وعشراً، لاحتمال اشتغال الرحم على حمل، فإذا انتظر به هذه المدة، ظهر إن كان موجوداً، كما جاء في حديث ابن مسعود الذي في الصحيحين وغيرهما: إن خلق أحدكم يجمع في بطن أمه أربعين يوماً نطفة، ثم يكون علقة مثل ذلك، ثم يكون مضغة مثل ذلك، ثم يبعث إليه الملك فينفخ فيه الروح، فهذه ثلاث أربعينات بأربعة أشهر، والاحتياط بعشر بعدها لما قد ينقص بعض الشهور، ثم لظهور الحركة بعد نفخ الروح فيه“ ترجمہ: سعید بن مسیب اور ابو العالیہ وغیرہ نے فرمایا کہ بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ حمل کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ آیا کہیں حمل تو نہیں، جب یہ عرصہ انتظار کیا جائے گا تو اگر حمل موجود ہو تو ظاہر ہو جائے گا، جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں بیان ہوا ہے: ”یقیناً تمہاری خلقت کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی صورت میں رکھا جاتا ہے، اور پھر وہ اتنے ہی دن میں ایک لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔“ تو یہ چالیس ایام تین بار ہوں تو چار ماہ بنتے ہیں، اور اس کے بعد دس دن اور، احتیاط کے ہیں کیونکہ بعض مہینے تیس دن سے کم ہوتے ہیں، اور پھر اس میں روح پھونکے جانے کے بعد حرکت کے ظاہر ہونے کے لیے یہ ایام رکھے گئے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص 481، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”خیال رہے کہ عدت ہمیشہ عورت پر ہوتی ہے، مرد پر نہیں کیونکہ عورت کے حاملہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے نہ کہ مرد کے۔“ (تفسیر نعیمی، ج 2، ص 445، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net